الدرس الرابع چوتھا درس

النبوة نبوت

آپ ﷺ کی عمر شریف چالیس سال کو پہنچ رہی تھی کہ آپ غار حراء میں جاکر تنہائی اور خلوت کی زندگی گذارنے لگے۔ غار حراء مکہ مکرمہ سے مشرق میں واقع پہاڑ میں ہے، آپ مسلسل کئی کئی راتیں رہ کر اللہ تعالی کی عبادت کرتے تھے، ادھر رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ تھی، آپ ﷺ غار میں ہی تھے اور چالیس سال کی عمر مکمل ہوچکی تھی، حضرت جبریل آپ کے پاس تشریف لائے، جبریل نے آپ ﷺ سے کہا: ”پڑھیے “ آپ ﷺ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، جبریل نے دوسری اور تیسری بار یہی کہا اور آپ نے بھی وہی جواب دیا، تیسری بار جبریل نے کہا: ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ * خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ * اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ * الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ * عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾. ”پڑھو اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا، جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی، پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا“۔[العلق 1–5]

پھر وہ فرشتہ وہاں سے چلا گیا، رسول اکرم ﷺ اس کے بعد غار میں ٹھہر نہ سکے اور گھر چلے آئے، جب اپنی بیوی حضرت خدیجہ کے پاس پہنچے تو اُن کا دل دھک دھک کر رہا تھا آپ نے فرمایا: ”زَمِّلُونِي، زَمِّلُونِي “{مجھے کپڑا اڑھاو، مجھے کپڑا اڑھاو} آپ ﷺ کو کپڑا اوڑھنے کو دیا گیا بالآخر خوف ووحشت کی کیفیت ختم ہوگئی، چنانچہ آپ نے حضرت خدیجہ کو سارا ماجرا کہہ سنایا، پھر فرمایا: مجھے تو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا، حضرت خدیجہ نے ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا: ”اللہ کی قسم! اللہ تعالی کبھی بھی آپ کو ناکام نہیں کرے گا، آپ کی تو شان یہ ہے کہ صلہ رحمی کرتے ہیں، لوگوں کا بوجھ بانٹتے ہیں، محروموں کو عطا کرتے ہیں، مہمان داری کرتے ہیں، جائز مشکلات میں لوگوں کا سہارا بنتے ہیں“۔[بخاری ۳، مسلم ۱٦۰]۔

کچھ دنوں کے بعد آپ ﷺ دوبارہ غار حراء عبادت کے لئے تشریف لائے، عبادت سے فارغ ہوئے تو مکہ مکرمہ جانے کے لئے غار سے واپس چل پڑے، جب آپ وادی میں پہنچے تو حضرت جبریل امین کرسی پر بیٹھے زمین و آسمان کے درمیان نظر آئے، پھر آپ پر ان آیات کی وحی ہوئی۔ ﴿ يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ * قُمْ فَأَنْذِرْ * وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ * وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ * وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾.[المدّثر 1-5]. ”اے اوڑھ کر لیٹنے والے اٹھو اور خبر دار کرو، اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو، اور اپنے کپڑے پاک رکھو، اور گندگی سے دور رہو“۔

اس کے بعد سلسلہ وحی چل پڑا اور پے درپے وحی آتی رہی۔

- جب آپ ﷺ نے اپنی دعوت و تبلیغ کا آغاز کیا، تو آپ کی محترم شریک حیات نے ایمان کی پکار پر لبیک کہا، اللہ تعالی کی توحید کی گواہی دی، حضور اکرم ﷺ کی نبوت کو تسلیم کیا، اور سب سے پہلے مسلمان ہونے کا اعزاز حاصل کیا، حضور اکرم ﷺ نے اپنے جگری دوست ابو بکر سے بات کی تو وہ بھی ایمان لے آئے آپ کی تصدیق کی اور ذرا برابر بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا۔ چونکہ حضرت ابو طالب نے حضور اکرم ﷺ کی والدہ اور دادا کی وفات کے بعد آپ کو پالا تھا تو آپ نے بھی وفاداری کا مظاہر کرتے ہوئے اپنے چچازاد بھائی علی کو پالنا شروع کردیا، اور اُن پر خرچ کرتے رہے، اس ماحول میں اللہ تعالی نے حضرت علی کو شرح صدر عطا کیا اور وہ بھی مسلمان ہوگئے، ان حضرات کے بعد حضرت خدیجہ کے غلام زید بن حارثہ مسلمان ہوگئے۔ حضور اکرم ﷺ خفیہ دعوت دیتے رہے، اور مسلمان بھی اپنا اسلام چھپاتے رہے، اس لئے کہ صورت حال یہ تھی کہ جب کسی کے مسلمان ہونے کی خبر قریش کو مل جاتی تو اُسے شدید ترین سزا دیتے تاکہ وہ اسلام سے واپس آجائے۔